ہفت وار رسالہ:431
WEEKLY BOOKLET:431

کتاب راہِ علم سے 72 مدنی پھول

(صفحات:20)

افضل ترین علم 01
بدترین شخص 06
کامیابی کا طریقہ 09
فکروں کی کمی کا نسخہ 19

پہلے اِسے پڑھ لیجئے!

حضرتِ امام برہانُ الدّین زَرنُوجی رحمۃُ اللہِ علیہ تُرکِستان کے مشہور شہر "زَرنُوج" میں پیدا ہوئے اِسی وجہ سے زَرنوجی کہلائے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ حنفی عُلمائے کرام میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپ نے صاحبِ ہدایہ شیخ الاسلام برہانُ الدّین ابو الحسن علی بن ابو بکر رحمۃُ اللہِ علیہ سے بھی پڑھا ہے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کا انتقال شریف تقریباً 610 ہجری میں ہوا۔ اللہ رَبُّ العِزّت کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی مختصر اور جامع عربی کتاب "تَعْلِیْمُ الْمُتَعَلِّمْ طَرِیْقَ التَّعَلُّم" دعوتِ اسلامی کی مجلس المدینۃ العلمیہ نے جس کا اُردو ترجمہ بنام "راہِ علم" کیا ہے، یہ کتاب طلبائے علمِ دین، اساتذۂ کرام اور والدین کے لئے بڑی بہترین ہے، اِمام برہانُ الدّین زَرنوجی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنی اس کتاب میں بہت پیاری روایات، واقعات اور نصیحتوں کو جمع فرمایا ہے۔ مکمل کتاب کا مطالعہ بہت فائدہ مند ہے، اِس کتاب سے چند اہم مدنی پھولوں کو لے کر یہ رسالہ تیار کیا گیا ہے۔ حضرتِ امام برہان الدّین زرنوجی رحمۃُ اللہِ علیہ کی کتاب یا اِس رسالے کو طلبائے کرام وقتاً فوقتاً اپنے مطالعے میں رکھیں، کیونکہ بار بار نصیحتوں کا پڑھنا "عمل کا تقاضا" کرتا ہے اور ولیُّ اللہ کے قلم سے لکھی ہوئی یہ سنہری باتیں دل میں تاثیر پیدا کریں گی، اللہ پاک نے چاہا تو عمل کرنے کا ذہن بنے گا اِن شاءَ اللہ۔ اللہ پاک ہمیں اس سے فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

والسّلام مع الاکرام

ابو محمد طاہر عطاری مدنی عُفِیَ عنہٗ

(شعبہ: ہفتہ وار رسالہ مطالعہ)

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

کتاب "راہِ علم" سے 72 مدنی پھول

دُعائے عطّار: یاربِّ کریم! جو کوئی 20 صفحات کا رسالہ "کتاب "راہِ علم" سے 72 مدنی پھول" پڑھ یا سُن لے اُسے علمِ دین سیکھنے کا شوق عطا فرما کر ماں باپ اور خاندان سمیت بے حساب بخش دے۔ اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکّی مَدَنی محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ پاک کی بارگاہ میں مُحَدِّثِین کرام رحمۃُ اللہِ علیہم حاضر ہوں گے اور اُن کے ساتھ نُور کی دَوَاتیں (Inkpots) ہوں گی پھر اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: تم مُحَدِّثِین کرام بڑے لمبے عرصے میرے نبی پر دُرود پڑھتے رہے ہو لہٰذا میری جنّت اور میری رحمت کی طرف جاؤ۔ (اَدَبُ الْاِملاء وَالْاِستملاء، ص152)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

﴿1﴾ افضل ترین علم

اَفضل ترین علم موجودہ دَرپیش اُمور سے آگاہی حاصل کرنا ہے اور اَفضل ترین عمل اپنے حالات کی حفاظت کرنا ہے۔ (راہِ علم، ص11)

﴿2﴾ دعا کی توفیق ہی قبولیّت کی علامت ہے

مَنْ رُزِقَ الدُّعَاءَ لَمْ یُحْرَمِ الْاِجَابَۃَ

ترجمہ: جسے دعا کی توفیق دی گئی وہ قبولیت سے ہر گز محروم نہ کیا جائے گا۔ (راہِ علم، ص15)

www.dawateislami.net

﴿3﴾ علم کی تعریف

"اَمَّا تَفْسِیْرُ الْعِلْمِ: فَهُوَ صِفَةٌ یَّتَجَلّٰی بِهَا لِمَنْ قَامَتْ هِیَ بِهِ الْمَذْكُوْرُ كَمَا هُوَ"

علم ایک ایسی صِفَت ہے کہ جس میں یہ صِفَت پائی جائے اس پر ہر وہ چیز جسے یہ سیکھنا اور جاننا چاہتا ہے اپنی حقیقت کے مطابق ظاہر ہو جاتی ہے۔(راہِ علم، ص16)

﴿4﴾ فِقہ کی تعریف

امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ فِقہ کی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں: "اَلْفِقْهُ مَعْرِفَةُ النَّفْسِ مَالَهَا وَمَا عَلَیْهَا" یعنی نفس کا اپنے نفع و نقصان کو پہچان لینے کا نام فِقہ ہے۔ مزید فرمایا: علم حاصل کرنے کا مقصد اس پر عمل کرنا ہے اور "عمل" دنیا کو آخرت کیلئے چھوڑ دینے کا نام ہے۔(راہِ علم، ص16)

﴿5﴾ علمِ دِین حاصِل کرنے کا مقصد

طالبِ علم دِین کیلئے ضروری ہے کہ وہ علمِ دین حاصل کرنے سے رِضائے الٰہی، آخرت کی کامیابی، اپنے آپ اور تمام نہ جاننے والوں سے جَہْل (یعنی جہالت) کو دُور کرنے، دِین کو زندہ رکھنے اور اسلام کو باقی رکھنے کی نیّت کرے کیونکہ اِسلام کی بَقا صِرف علم ہی کے ساتھ ممکن ہے اور زُہد و تقویٰ کو بھی جہالت کی حالت میں اختیار نہیں کیا جاسکتا۔(راہِ علم، ص18)

﴿6﴾ علمِ دین کی لذّت

فقہِ حَنَفی کے بہت بڑے امام، امام محمد رحمۃُ اللہِ علیہ اِرشاد فرماتے ہیں: "اگر دنیا کے سارے لوگ میرے غلام ہو جائیں تو میں ان سب کو آزاد کر دوں اور ان کی ذِمّہ داری سے آزاد ہو جاؤں گا۔" اس کی وجہ یہ ہے کہ جس شخص کو علم و عمل کی لذّت حاصل ہو جائے تو پھر وہ دنیا

www.dawateislami.net

کی لذّتوں اور لوگوں کے اِعزاز واِکرام پر بِالکل نظر نہیں رکھتا۔(راہِ علم، ص19)

﴿7﴾ لوگوں سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے علم سیکھنا

امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جس نے آخرت کے لئے علم حاصل کیا اس نے فضل (یعنی ہدایت) کو پالیا لیکن نقصان تو اس طالبِ علم کے لئے ہے جو علمِ دین کو لوگوں سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے حاصل کرے۔(راہِ علم، ص19)

﴿8﴾ دنیا کا چاہنے والا

هِیَ الدُّنْیَا اَقَلُّ مِنَ الْقَلِیْلِ وَعَاشِقُهَا اَذَلُّ مِنَ الذَّلِیْلِ

ترجمہ: دُنیا آخرت کے مقابلے میں بہت تھوڑی شے ہے اور اس کا چاہنے والا نہایت ہی ذلیل ہے۔(راہِ علم، ص20)

﴿9﴾ یہ کتاب پڑھ لیجئے

طالبِ علم کیلئے مناسب ہے کہ وہ امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ کی کتاب "اَلْوَصِیَّۃُ" غور سے پڑھے جو اُنہوں نے یونس بن خالد سَمتی رحمۃُ اللہِ علیہ کیلئے اُس وقت لکھی تھی جب وہ گھر واپس جارہے تھے۔(راہِ علم، ص21)

﴿10﴾ علم حاصل کرو

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ قَبْلَ اَنْ یُّرْفَعَ، فَاِنَّ اَحَدَکُمْ لَا یَدْرِیْ مَتٰی یُفْتَقَرُ اِلٰی مَا عِنْدَهٗ وَعَلَیْکُمْ بِالْعِلْمِ" ترجمہ: علم حاصل کرو قبل اس کے کہ وہ اُٹھالیا جائے کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اسے کب اس کی ضرورت پڑے جو اس کے پاس ہے لہٰذا تم پر علم حاصل کرنا لازم ہے۔

(کنز العمال، ج10، 5/72، حدیث: 28861)(حاشیہ راہِ علم، ص23)

www.dawateislami.net

﴿11﴾ مشورہ کرنا سنّت ہے

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تمام کاموں میں حتّٰی کہ گھریلو ضروریات تک میں صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم سے مشورہ کیا کرتے تھے۔(راہِ علم، ص24)

﴿12﴾ چاہتے سب ہیں کہ ہوں اَوجِ ثُرَیّا پہ مُقیم

لِكُلٍّ اِلٰى شَاْوِ الْعُلَا حَرَكَاتُ وَلٰكِنْ عَزِيْزٌ فِي الرِّجَالِ ثَبَاتُ

ترجمہ: بلندیوں تک پہنچنے کی خواہش میں تو ہر انسان حرکت کر سکتا ہے لیکن لوگوں کیلئے ثابت قدمی (یعنی استقامت) بہت مشکل چیز ہے۔(راہِ علم، ص25)

﴿13﴾ 6 چیزیں

جان لو! تم علم حاصل نہیں کر سکتے مگر 6 چیزوں کے ساتھ، میں تمہیں ان تمام کے بارے میں آگاہ کرتا ہوں۔ وہ 6 چیزیں یہ ہیں: ﴿1﴾ ذہانت ﴿2﴾ علمِ دین کا شوق ﴿3﴾ صبر ﴿4﴾ بقدرِ کِفایت مال ﴿5﴾ اُستاذ کی رہنمائی ﴿6﴾ ایک طویل زمانہ۔(راہِ علم، ص26)

﴿14﴾ کلاس میں دوست کیسا ہونا چاہیے؟

طالبِ علم کو چاہیے کہ وہ کسی ایسے شخص کو اپنا رفیق بنائے جو محنتی، پرہیز گار اور مُستَقِیمُ الطَّبع (یعنی نیک فطرت والا) ہو، سُست، بے کار اور زیادہ بولنے والے، فسادی اور فتنہ پَرور سے دُور رہے۔ ایک شاعر نے کہا ہے:

ترجمہ: کُند ذہن کی غلط عادتیں ایک ذہین و فَطین کی ذہانت پر بہت جلدی اثر انداز ہوتی ہیں۔ بالکل ایسے ہی جیسے اگر انگارے کو راکھ میں رکھ دیا جائے تو وہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ (راہِ علم، ص27)

www.dawateislami.net

﴿15﴾ ادب کی برکت

"مَاوَصَلَ مَنْ وَصَلَ اِلَّا بِالْحُرْمَةِ وَمَا سَقَطَ مَنْ سَقَطَ اِلَّا بِتَرْكِ الْحُرْمَةِ"

ترجمہ: جس نے جو کچھ پایا ادب واحترام کرنے کے سبب ہی سے پایا اور جس نے جو کچھ کھویا وہ ادب واحترام نہ کرنے کے سبب ہی کھویا۔ کہا جاتا ہے: "اَلْحُرْمَةُ خَيْرٌ مِّنَ الطَّاعَةِ" اَدب واحترام کرنا اطاعت کرنے سے زیادہ بہتر ہے انسان گناہ کرنے کی وجہ سے کبھی کافر نہیں ہوتا بلکہ اُسے ہلکا سمجھنے کی وجہ سے کافر ہو جاتا ہے۔(راہِ علم، ص29)

﴿16﴾ بیٹا یا پوتا ضرور عالم بنے گا

شیخ سَدِیدُ الدّین شیرازی رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے بزرگوں کے حوالے سے فرمایا کرتے تھے: جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اُس کا بیٹا "عالِم" بنے اُسے چاہیے کہ تنگدَست فُقَہا (یعنی مالی طور پر کمزور علمائے کرام) کی دیکھ بھال کرے، اُن کی عزّت واِحترام کرے، اُن کی ضروریات پوری کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ اُنہیں دیتا رہے پھر بھی اگر اُس کا بیٹا عالِم نہ بنا تو اس کا پوتا ضرور عالم بنے گا۔(راہِ علم، ص30)

﴿17﴾ بدترین شخص

سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سے بدترین شخص وہ ہے جو کسی کی دُنیا سنوارتے سنوارتے اپنے دین کو برباد کر ڈالے۔(ابن ماجہ، 4/339، حدیث:3966)(راہِ علم، ص30)

﴿18﴾ علم کی برکتوں سے محروم شاگرد

جو شخص اپنے استاذ کیلئے اَذِیّت وتکلیف کا باعث بنتا ہے، وہ علم کی برکتوں سے محروم ہو جاتا ہے اور وہ شخص علمِ دین سے جیسا اُس کا حق ہے ویسا فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔(راہِ علم، ص32)

www.dawateislami.net

﴿19﴾ ایک رات میں 17 بار وضو کیا (واقعہ)

بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم کو وُضو سے اِس وجہ سے مَحبّت تھی کہ "علم نور ہے" اور "وضو بھی نور ہے" تو وُضو کرنے سے علم کی نورانیت مزید بڑھ جاتی ہے۔

شیخ شمسُ الائمہ اِمام سَرَخسی رحمۃُ اللہِ علیہ کا ایک بار پیٹ خراب ہوگیا آپ کی عادت تھی کہ رات کے وقت کتابوں کا مطالعہ فرمایا کرتے، پس اُس رات پیٹ خراب ہونے کی وجہ سے آپ کو سترہ (17) بار وضو کرنا پڑا کیونکہ آپ بغیر وضو مطالعہ نہیں کیا کرتے تھے۔

(راہِ علم، ص33)

﴿20﴾ چھوٹا لکھنے کی مُمانَعَت

اِمام اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ نے ایک شخص کو دیکھا جو بہت باریک باریک لکھ رہا تھا، آپ نے اُس سے فرمایا: اپنے خط کو اِس قدر بے ڈھنگا بنا کر کیوں لکھ رہے ہو اگر تم زندہ رہے تو اِس لکھائی کی وجہ سے شرمندگی اٹھاؤ گے اور اگر فوت ہو گئے تو تمہارے بعد تمہیں بُرا بھلا کہا جائے گا اور جب تم بوڑھے ہو جاؤ گے اور تمہاری آنکھیں کمزور ہو جائیں گی تو تم خود اپنے اِس کام پر شرمندہ ہو گے۔ (راہِ علم، ص34)

﴿21﴾ سُرخ رنگ سے لکھنا

طالبِ علمِ دین کو سُرخ سیاہی کا استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ سُرخ سیاہی استعمال کرنا بزرگانِ دین کا نہیں بلکہ فلاسفہ کا طریقہ ہے اور بعض بزرگ سُرخ سیاہی کے استعمال کو مکروہ (یعنی ناپسندیدہ) جانتے تھے۔ (راہِ علم، ص35)

﴿22﴾ استاد کا ادب

طالبِ علمِ دین کو چاہیے کہ دَورانِ سبق بِلاضرورت اُستاد کے بالکل قریب نہ بیٹھے بلکہ

www.dawateislami.net

اُستاد اور طالبِ علم کے دَرمیان کم از کم ایک کمان کا فاصلہ ہونا چاہیے کہ اِس طرح بیٹھنے میں اَدب کا پہلو غالب رہتا ہے۔(راہِ علم، ص37)

﴿23﴾ تکبُّر کی نُحوست

تکبُّر کے ساتھ علم حاصل نہیں ہو سکتا، جیسا کہ ایک شعر میں ہے، جس کا ترجمہ یہ ہے: علم کو تکبّر کرنے والے نوجوان سے اسی طرح دُشمنی ہے جس طرح سیلاب کو بُلند مکان سے دُشمنی ہوتی ہے۔(راہِ علم، ص37)

﴿24﴾ اِستِقامت کی برکت

مشہور مقولہ ہے: "مَنْ طَلَبَ شَیْئًا وَجَدَّ وَجَدَ وَمَنْ قَرَعَ الْبَابَ وَلَجَّ وَلَجَ" ترجمہ: جو کسی چیز کی طلب میں محنت و کوشش کرتا رہا وہ اُسے ایک دن ضرور پالے گا اور جو کسی دروازے کو کھٹکھٹائے اور مسلسل کھٹکھٹاتا ہی چلا جائے تو ایک دن وہ اس کے اندر ضرور داخل ہو جائے گا۔(راہِ علم، ص38)

﴿25﴾ تین لوگ

کچھ سیکھنے اور سمجھنے کیلئے تین اَفراد کی کوشش و محنت کا ہونا ضروری ہے۔ وہ تین افراد یہ ہیں۔ ﴿1﴾ طالبِ علم ﴿2﴾ اُستاذ ﴿3﴾ باپ (اگر زندہ ہو تو)(راہِ علم، ص39)

﴿26﴾ محنت ضائع نہیں ہوتی

کروڑوں شافعیوں کے امام، امام شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: محنت اور کوشش ہر دُور چیز کو قریب کر دیتی ہے، محنت اور کوشش ہر بند دروازے کو کھول دیتی ہے۔
(راہِ علم، ص39)

www.dawateislami.net

﴿27﴾ محنت کیجئے

ایک عربی شاعر کہتا ہے، ترجمہ: اگر تو بغیر محنت ومشقّت کے بہت بڑا عالِم بننا چاہتا ہے تو پھر یہ تیرا جُنون (یعنی پاگل پن) ہے۔ جب مال مَشقّت کے بغیر حاصل نہیں کیا جاسکتا کہ اُس کے کمانے کیلئے مشقّت اٹھاتا ہے تو پھر علم جو کہ اَعظَمُ الاُمور (یعنی بہت بڑا عظمت والا کام) ہے اُسے بغیر محنت ومشقّت کے کیسے حاصل کر سکتا ہے! (راہِ علم، ص40)

﴿28﴾ کام کی بات

ایک عقلمند کا قول ہے: ساری ساری رات کام میں مصروف رہا کرو اپنے مقصد کو جلدی حاصل کر لوگے۔ (راہِ علم، ص41)

﴿29﴾ کامیابی پانے کا طریقہ

حضرتِ علامہ برہانُ الدّین زَرنوجی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جو یہ چاہتا ہے کہ اس کی تمام خواہشیں پوری ہو جائیں اسے چاہیے کہ ان خواہشات کی تحصیل کے لئے رات بھر اپنے کام میں مصروف رہے۔ اے میرے دوست! اگر تُو فضل وکمال کی منزل تک پہنچنا چاہتا ہے تو اپنے کھانے کو کم کر، تاکہ تو فوائد وثَمرات میں حصّہ پا سکے۔ (راہِ علم، ص41)

﴿30﴾ جتنی محنت اُتنا بدلہ

عربی شعر کا ترجمہ ہے: تو اپنی تمنّاؤں کو بقدرِ محنت ہی حاصل کر سکتا ہے، جو ڈھیروں مقاصد حاصل کرنا چاہتا ہو تو اُسے چاہیے کہ راتوں کو قیام کرے۔ (راہِ علم، ص42)

﴿31﴾ ارادے جن کے پُختہ ہوں، نظر جن کی خدا پر ہو

ہر بندہ اپنے ارادے کے مطابق ہی بڑے بڑے اُمور تک پہنچتا ہے جس میں جتنی بزرگی

www.dawateislami.net

ہو گی وہ اسی قدر بُلند مرتبے کو پہنچے گا۔ چھوٹے چھوٹے کم ہمّت افراد کو چھوٹے چھوٹے کام بھی بہت بڑے معلوم ہوتے ہیں اور باہمّت افراد کی نظر میں بڑے سے بڑا کام کوئی مشکل نہیں۔ (راہِ علم، ص44)

﴿32﴾ بڑے کام پسندیدہ ہیں

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: "اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ مَعَالِیَ الْاُمُوْرِ وَاَشْرَافَھَا وَیَکْرَہُ سَفْسَافَھَا" ترجمہ: اللہ پاک بُلند پایہ اور اچھے کاموں کو پسند اور حقیر و رَدّی کاموں کو ناپسند فرماتا ہے۔ (معجم کبیر، 3/131، حدیث:2894)(راہِ علم، ص45)

شرحِ حدیث: اللہ پاک اچھے اَخلاق اور اچھی عادات والے کو پسند فرماتا ہے جب کہ حقیر اور گھٹیا عادات والے کو ناپسند فرماتا ہے، انسان اچھی سوچ و فکر اور امتیاز کی وجہ سے فرشتہ صِفَت بن جاتا ہے جب کہ شَہْوت اور ناپسندیدہ صفات کی وجہ سے جانوروں کی صفات اختیار کر لیتا ہے، جو اچھے اَخلاق کا مالک ہوتا ہے تو اللہ پاک اس کے اخلاق کی پاکیزگی کی وجہ سے اسے فرشتوں کی صف میں شامل فرمالیتا ہے اور جو شخص بُرے اور گھٹیا اخلاق کا مالک ہوتا ہے تو وہ جانوروں کی صفات اختیار کر لیتا ہے جیسا کہ کتے کی طرح لڑائی جھگڑا، اونٹ کی طرح کِینہ پَرْوَر، چیتے کی طرح مُتَکَبِّر، لومڑی کی طرح دھوکے باز اور مختلف قسم کی شیطانی صفات پیدا ہو جاتی ہیں۔ (التیسیر بشرح جامع الصغیر، 1/271 ملخصاً)

﴿33﴾ کامِل اُستاذ کی اپنے قابِل ترین شاگرد کو نصیحت

امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ نے امام ابو یوسف رحمۃُ اللہِ علیہ سے فرمایا: تم تو بہت کُند ذہن تھے مگر تمہاری لگاتار کوشش نے تمہیں آگے بڑھایا لہٰذا ہمیشہ سُستی سے بچتے رہنا کہ سُستی ایک بہت بڑی آفت اور منحوس چیز ہے۔ (راہِ علم، ص45)

www.dawateislami.net

﴿34﴾ سُستی کی نُحوست

اے میرے نفس! سُستی اور کاہلی چھوڑ دے، ورنہ رُسوائی ہی تیرا مقدّر ہو گی۔ میں نے آج تک نہیں دیکھا کہ کاہلوں کو ذِلّت و رسوائی اور اپنی خواہش پوری نہ ہونے کے سوا کچھ ملا ہو۔ (راہِ علم، ص46)

﴿35﴾ علم کی بَقا

معلومات کا باقی رہنا ہی علم کی بَقا ہے۔ (راہِ علم، ص47)

﴿36﴾ علمِ دین کے سبب مغفرت کی اُمّید

جب لوگ غَفْلت میں پڑے ہوتے ہیں تو بندہ علمِ دین کے ذریعے ہی نجات طلب کرتا ہے۔ موت کے وقت جب روح سینے کی ہڈّیوں تک آ پہنچتی ہے بندہ علمِ دین کی بدولت مغفِرت کی اُمّید رکھتا ہے۔ (راہِ علم، ص50)

﴿37﴾ بُھولنے کے مرض کے اسباب

فاضل رَطوبتیں اور بلغم انسان کے اندر سستی پیدا کرتی ہیں اور کم کھانا بلغم کو کم کرنے کا آزمایا ہوا نسخہ ہے۔ ایک قول کے مطابق 70 انبیائے کرام علیہمُ السّلام اِس بات پر مُتّفِق ہیں کہ زیادہ بھولنا، زیادہ بلغم سے پیدا ہوتا ہے جبکہ بلغم کا زیادہ ہونا زیادہ پانی پینے کی وجہ سے ہوتا ہے اور پانی کے زیادہ پینے کی وجہ زیادہ کھانا ہے۔ (بلغم کم کرنے کے طریقے یہ ہیں:) نہار مُنہ کشمش کھانا بھی بلغم کو کم کرنے کے لیے مفید ہے، قے بھی فاضل رَطوبات اور بلغم میں کمی کا باعث بنتی ہے۔ زیادہ کھانے کے نقصانات میں سے ایک بڑی خرابی اِتلافِ مال (یعنی مال ضائع کرنا) ہے۔ (راہِ علم، ص51 تا53)

www.dawateislami.net

﴿38﴾ بُدھ کا بابرکت دن

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی ایسا عمل نہیں جس کی شروعات بدھ سے ہوئی ہو اور وہ مکمل نہ ہو۔ (کشف الخفاء، 2/163، حدیث: 2189) بُدھ کا دن مومنین کے حق میں مبارک ثابت ہوتا ہے۔ (راہِ علم، ص54)

﴿39﴾ استاد صاحب کتنا سبق دیں

امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ شیخ قاضی عمر بن ابو بکر زَرَنجی رحمۃُ اللہِ علیہ سے بیان کرتے ہیں: اِبتدائی طلبائے کرام کے لیے سبق کی مقدار اِتنی ہو کہ جس کو بآسانی دو مرتبہ دُہرانے سے یاد کر سکیں۔ (راہِ علم، ص54)

﴿40﴾ علم کو لکھ کر محفوظ کر لو

طالبِ علمِ دین کے لئے ضروری ہے کہ اُستاد سے سبق حاصل کرے اور بار بار دُہرانے کے بعد اُس کو لکھ کر قید کرے کہ اس طرح کرنا بہت زیادہ فائدہ مند ہے۔ طالبِ علم کو کوئی بھی ایسی چیز نہیں لکھنی چاہیے جو اُس نے سمجھی نہ ہو کیونکہ اس طرح لکھ لینا طبیعت کی پریشانی اور ذہانت کو کھو دینے اور وقت ضائع کرنے کا سبب ہو گا۔ (راہِ علم، ص55)

﴿41﴾ علم کی خدمت کی برکت

علم کی شرائط میں یہ بات شامل ہے کہ جو علم کی خدمت کرے گا تو ایک دن تمام لوگ بھی اس کے خادم ہوں گے۔ (راہِ علم، ص59)

﴿42﴾ پہلے تولو بعد میں بولو

کسی نے کہا: سوچ وبچار کیا کرو خود ہی سمجھ جاؤ گے۔ گفتگو کی مثال "تیر" کی طرح ہے

www.dawateislami.net

اس لیے چاہیے کہ مُنہ سے الفاظ نکالنے سے پہلے سوچ وبچار کر لیا جائے تاکہ بولے گئے الفاظ بامقصد ثابت ہوں۔(راہِ علم، ص59)

﴿43﴾ گُفتگو کرنے والے کے لئے 5 وصیّتیں

اگر تُو شفیق نصیحت کرنے والے کی بات مانے تو میں تجھے طرزِ گفتگو سے مُتَعَلِّق 5 چیزوں کی وصیّت کرتا ہوں، کبھی بھی ان سے غفلت نہ کرنا وہ یہ کہ (1) بات کرنے سے پہلے ضرورت کا لحاظ، (2) گفتگو کے وقت کا خیال، (3) گفتگو کے انداز، (4) گفتگو کی مقدار اور (5) مکان یعنی مقتضائے حال کو پیشِ نظر رکھنا۔(راہِ علم، ص60)

﴿44﴾ کثیر علم حاصل کرنے کا سبب

صحابیِ رسول حضرتِ عبداللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما سے پوچھا گیا کہ آپ نے اِتنا علم کیسے حاصل کیا؟ تو آپ نے فرمایا: "بِلِسَانٍ سَئُوْلٍ وَقَلْبٍ عُقُوْلٍ" یعنی بہت زیادہ سوال کرنے والی زَبان اور بیدار دل کے ذریعے۔(راہِ علم، ص61)

﴿45﴾ آپ اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں؟

پہلے زمانے میں طالبِ علمِ دین کو کثرتِ سوال کی وجہ سے "مَاتَقُوْلُ" کے نام سے پکارا جاتا تھا کیونکہ طالب علموں کی عادت تھی کہ وہ کثرت سے "مَا تَقُوْلُ فِیْ هٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ" یعنی آپ اس مسئلے میں کیا فرماتے ہیں، کہا کرتے تھے۔(راہِ علم، ص61)

﴿46﴾ علم کے ساتھ کاروبار ممکن ہے

خود امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ اس وجہ سے بہت بڑے فقیہ بنے کہ جب وہ کپڑے بیچا کرتے تھے تو اُس وقت بھی اپنی دکان میں بکثرت علمی گفتگو فرمایا کرتے تھے۔ اس بات

www.dawateislami.net

سے معلوم ہوا کہ علمِ دین اور شرعی مسائل کاروبار کے ساتھ سیکھے جاسکتے ہیں۔
(راہِ علم، ص61)

﴿47﴾ امامِ اعظم کی عِلْمِیَت کا سبب

امامِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کا فرمان ہے: بیشک میں نے علم کو حمد و شکر کے سبب ہی حاصل کیا ہے وہ اِس طرح کہ جب بھی میں کوئی علمی بات سمجھ لیتا ہوں اور اس کی تہہ تک پہنچ جاتا ہوں تو اس کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ضرور کہتا ہوں۔ (راہِ علم، ص62)

﴿48﴾ علمِ فِقہ کے بہت بڑے عالم کیسے بنے؟

امام شَمْسُ الْاَئِمہ حَلْوَانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے والد بہت غریب تھے، مٹھائی بنا کر بیچا کرتے تھے اُن کی عادت تھی کہ اکثر عُلَمائے کِرام کو مٹھائیاں وغیرہ بھیجتے رہتے تھے اور اُن سے عرض کرتے کہ بس میرے بیٹے کیلئے دُعا فرمایا کریں۔ اُن کی سخاوت، حُسنِ عقیدت اور گِریہ وزاری کا نتیجہ یہ نکلا کہ اُن کے بیٹے یعنی شمس الائمہ حلوانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے علم کی اَعلیٰ منزلوں کو طے کیا اور وہ اپنے وقت کے بہت بڑے عالِم ہوئے۔ مالداروں کو چاہیے کہ علمائے کرام (کثّرھم اللہ یعنی اللہ پاک ان کی تعداد بڑھائے) کو کتابیں خرید کر دیں، نئی کتابیں چھپوائیں کہ یہ سب کچھ علم و فقہ کی اِشاعت کیلئے نہایت مددگار ثابت ہوگا۔ (راہِ علم، ص64)

﴿49﴾ طالبِ علمِ دین خوددار ہو

طالبِ علمِ دین کو غیرت مند اور اپنی عزّتِ نفس کی حفاظت کرنے والا ہونا چاہیے اور اُسے لوگوں کے مال کی لالچ نہیں رکھنی چاہیے۔ (راہِ علم، ص65)

پہلے زمانے میں طَلَبہ کا یہ طریقہ کار تھا کہ پہلے کوئی کام سیکھتے پھر اس کے بعد علم حاصل کرتے تاکہ لوگوں کے مال کی طرف حِرص پیدا نہ ہو اور جو دوسروں کے مال سے اَمیر بننا

www.dawateislami.net

چاہتا ہے وہ اَمیر بننے کے بجائے فقیر ہو جاتا ہے۔(راہِ علم، ص66)

﴿50﴾ سبق کی دہرائی کی اہمیت

دِلوں میں علوم اُس وقت تک پکّے نہیں ہوسکتے جب تک اَسباق کی اچھی طرح دہرائی نہ کی جائے۔ طالبِ علم کو چاہیے کہ وہ پچھلے سبق کی دِن میں پانچ بار دُہرائی کرے جبکہ پرسوں کا سبق چار بار اور ترسوں کا سبق تین بار اور اس سے پہلے کا سبق دو بار اور چھٹے روز کا سبق ایک بار روزانہ ضرور دہرائے۔ یہ طریقہ علم کو محفوظ رکھنے کا بہترین ذریعہ ہے۔(راہِ علم، ص67)

﴿51﴾ چُھٹّی نہ کریں

شیخ الاسلام امام برہانُ الدّین رحمۃُ اللہِ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میں اپنے تمام دوستوں سے صرف اس لیے آگے بڑھ گیا کہ میں نے علمِ دین حاصل کرنے کے دوران کبھی کلاس کی چُھٹّی نہیں کی۔(راہِ علم، ص68)

﴿52﴾ ایک کتاب زبانی یاد

حضرتِ فخرُ الاسلام قاضی خان رحمۃُ اللہِ علیہ کا فرمان ہے کہ فقہ سیکھنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ فقہ کی ایک کتاب ہمیشہ کے لئے حِفظ کرلے تاکہ فقہ کے مُتَعَلِّق مزید معلومات کا حاصل کرنا اس کے لئے آسان ہو جائے۔(راہِ علم، ص69)

﴿53﴾ بعض گناہوں کی سزا

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "اِنَّ مِنَ الذُّنُوْبِ ذُنُوْبًا لَا یُکَفِّرُھَا اِلَّا ھَمُّ الْمَعِیْشَۃِ" یعنی بے شک کچھ گناہ ایسے ہوتے ہیں کہ جن کا کفارہ صرف فکرِ مَعاش ہی ہے۔ (معجم اوسط، 1/42، حدیث:102)(راہِ علم، ص70)

شرحِ حدیث: اس حدیث میں وہ فکرِ مَعاش مُراد ہے جو کہ اعمالِ خیر میں مُخِل نہ ہو اور

www.dawateislami.net

نہ ہی ایسی فکر ہو جو دل کو اتنا مشغول کر دے کہ نماز میں حضورِ قلب نہ ہو سکے۔ لہٰذا ایسی فکرِ معاش یقیناً فکرِ آخرت ہے۔ نیز ایک طالب علم کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ جتنا ممکن ہو دنیاوی معاملات سے دور رہے کہ اسی وجہ سے پہلے کے عُلما تحصیلِ علم کے لئے سفر اختیار کیا کرتے تھے۔(راہِ علم، ص70)

﴿54﴾ علمِ دین کی لذّت

جو شخص راہِ علمِ دین میں پہنچنے والی تکالیف کو خوش دِلی سے برداشت کرتا ہے تو پھر وہ ایک ایسی لذّت پالیتا ہے جو دنیا بھر کی لذّتوں سے زیادہ لذیذ ہوتی ہے امام محمد رحمۃُ اللہِ علیہ جب ساری رات جاگتے اور کسی مشکل مسئلے کو حل کرنے میں کامیاب ہو جاتے تو فرماتے: "شہزادوں کو بھلا یہ لذّت کہاں محسوس ہو سکتی ہے۔"(راہِ علم، ص71)

﴿55﴾ علمِ دین حاصل کرنے کا بہترین وقت

علمِ دین حاصل کرنے کیلئے بہترین وقت ابتدائی جوانی، وقتِ سَحَر اور مغرب وعشا کے درمیان کا وقت ہے۔(راہِ علم، ص73)

﴿56﴾ سب سے کڑوی چیز

ایک شاعر کے عربی شعر کا ترجمہ ہے: میں نے بہت سی کڑوی چیزوں کو چکھا اور اس نتیجے پر پہنچا کہ کسی کے آگے سوال کرنے سے زیادہ کوئی اور چیز کڑوی نہیں۔
(راہِ علم، ص76)

﴿57﴾ لکھنے کی برکت

کہا جاتا ہے کہ "مَنْ حَفِظَ قَرَّ وَمَنْ كَتَبَ شَيْئًا قَرَّ" یعنی جس نے صِرف زبانی یاد کرنے پر

www.dawateislami.net

بھر وسا کیا تو عنقریب وہ شے ذِہن سے نکل جائے گی اور جو شخص لکھ لیتا ہے تو اب وہ چیز قرار پکڑ لیتی ہے۔(راہِ علم، ص78)

﴿58﴾ قیامت تک خیر ہی خیر

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ہِلال بِن یَسار! قَلمدان کو اپنے سے جُدا مت کرو کیونکہ قلمدان اور اُسے رکھنے والا دونوں کیلئے قیامت تک خیر ہی خیر ہے۔
(مفتاح السعادۃ، 1/968)(راہِ علم، ص79)

﴿59﴾ دل و جان سے کام میں لگ جاؤ

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرتِ علی رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: جب کسی کام میں لگ جاؤ تو پھر اُس میں ایسے مگن ہو جاؤ کہ بس ہر وقت اُسی کے حُصول میں کوشاں رہو۔
(راہِ علم، ص80)

﴿60﴾ بے عمل طالبِ علم کے لئے وَعید

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے کہ جو طالبِ علمی کے زمانے میں پرہیز گاری اختیار نہیں کرتا اللہ پاک اُسے تین اشیا میں سے کسی ایک میں مبتلا فرما دیتا ہے یا تو اُسے جوانی میں موت دیتا ہے یا پھر وہ باوجود علم ہونے کے قریہ بہ قریہ مارا مارا پھرتا ہے یا پھر وہ ساری عمر حکمرانوں کی غلامی کرتا رہتا ہے۔(مفتاح السعادۃ، 1/50)(راہِ علم، ص81)

﴿61﴾ طالبِ علمِ دین کے لیے اہم بات

ایک طالبِ علمِ دین کیلئے سب سے بڑی پرہیز گاری کی بات تو یہ ہے کہ اسے زیادہ کھانے زیادہ سونے اور زیادہ گفتگو کرنے سے بچنا چاہئے۔(راہِ علم، ص81)

www.dawateislami.net

﴿62﴾ کاغذ قلم ہر وقت ساتھ

ایک طالبِ علم کو چاہیے کہ ہر وقت کتابیں اپنے ساتھ رکھے تاکہ فرصت کے وقت ان کا مطالعہ کر سکے۔ کسی عقلمند کا قول ہے: جس کی بغل میں ہر وقت کتاب نہ ہو، اس کے دِل میں حکمت و دانائی پکّی نہیں ہو سکتی۔ مناسب یہ ہے کہ کاپی بھی پاس رکھے جو فائدے والی بات سُنے لکھ لے اور ساتھ میں قلمدان بھی رکھے تاکہ سُنی ہوئی خاص باتیں لکھنے میں مشکل نہ ہو۔ (راہِ علم، ص85)

﴿63﴾ قُوّتِ حافظہ کو بڑھانے والی شے

قرآنِ کریم کو دیکھ کر پڑھنے سے زیادہ اَور کوئی چیز قوّتِ حافظہ کو تیز نہیں کرتی، ویسے بھی قرآنِ پاک کو دیکھ کر پڑھنا ہی افضل ہے۔ (راہِ علم، ص85)

﴿64﴾ امام شافعی کا اپنے استاذ صاحب سے حافظے کا عرض کرنا

کروڑوں شافعیوں کے امام، امام شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

شَكَوْتُ اِلٰى وَكِيْعٍ سُوْءَ حِفْظِى فَاَرْشَدَنِىْ اِلٰى تَرْكِ الْمَعَاصِى
فَاِنَّ الْحِفْظَ فَضْلٌ مِنْ اِلٰهِى وَفَضْلُ اللّٰهِ لَا يُهْدٰى لِعَاصِى

ترجمہ: میں نے اپنے اُستاذ حضرت وَکِیع رحمۃُ اللہِ علیہ سے حافظے کی کمزوری کی شکایت کی تو اُنہوں نے مجھے گناہوں سے بچنے کی ترغیب دی اور فرمایا: "قوّتِ حافظہ" اللہ پاک کی طرف سے ایک فضل ہے اور اللہ پاک کا یہ فضل گناہوں کا عادی نہیں پا سکتا۔
(راہِ علم، ص86)

﴿65﴾ قوّتِ حافظہ مضبوط کرنے والی چیزیں

شہد کا استعمال رکھنا، گوند مع شکر استعمال کرنا، نَہار مُنہ 21 دانے کِشْمِش کھانا بھی حافظے

www.dawateislami.net

کو قوی کرتا ہے اور اِنسان کو بہت سے اَمراض سے شفا دیتا ہے۔ (ان چیزوں کو استعمال کرنے سے پہلے اپنے طبیب سے مشورہ کر لیجئے۔) (راہِ علم، ص87)

﴿66﴾ فکروں کی کمی کا نسخہ

نماز کو خُشوع و خُضوع (یعنی اللہ پاک کی عظمت پیشِ نظر ہو، دنیا سے توجّہ ہٹی ہوئی ہو اور نماز میں دل لگا ہو اور سکون سے کھڑا رہے، اِدھر اُدھر نہ دیکھے، اپنے جسم اور کپڑوں کے ساتھ نہ کھیلے اور کوئی بے کار کام نہ کرے) کے ساتھ ادا کرنا اور علمِ دین حاصل کرنے میں لگے رہنا فکر اور غم کو دُور کر دیتا ہے۔ (راہِ علم، ص87)

﴿67﴾ کِن چیزوں سے بھولنے کا مرض پیدا ہوتا ہے؟

تَر دھنیا کھانا، کھٹے سیب کھانا، پھانسی چڑھے شخص کی طرف دیکھنا، قبر کی تختیاں پڑھنا، اُونٹوں کی قطار کے درمیان سے گزرنا، زندہ جُوؤں کو یونہی زمین پر چھوڑ دینا، گُدّی پر چپّے لگوانا، یہ تمام باتیں نِسیان (یعنی بھولنے کے مرض) کو پیدا کرتی ہیں۔ (راہِ علم، ص88)

﴿68﴾ رزق کی کمی کا ایک سبب

تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: دُعا سے تقدیر پلٹ جاتی ہے اور نیکیوں سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے اور بے شک بندہ گناہ کرنے کی وجہ سے رزق سے محروم ہو جاتا ہے۔ (مستدرک، 2/163، حدیث: 1857) (راہِ علم، ص89)

﴿69﴾ رزق میں اضافے کے اسباب

صبح جلدی اُٹھنا نعمتوں میں اضافہ کا باعث بنتا ہے، خصوصاً اِس سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے، اِسی طرح خوشخطی رزق کی چابیوں میں سے ایک چابی ہے اور خندہ پیشانی و خوش کلامی بھی رزق کو بڑھاتی ہے۔ حضرتِ حسن بن علی رضی اللہُ عنہما نے فرمایا: گھر اور برتنوں کو

www.dawateislami.net

صاف ستھرا رکھنا مالداری کا سبب ہے نیز رزق کی وُسعت کا مضبوط ترین ذریعہ یہ ہے کہ اِنسان نماز کو خشوع و خضوع، تعدیلِ ارکان کا لحاظ کرتے ہوئے اور تمام واجبات اور سُنن و آداب کی پوری طرح رعایت کرتے ہوئے ادا کرے۔ (راہِ علم، ص91)

﴿70﴾ غیر ضروری کاموں کا نتیجہ

"مَنِ اشْتَغَلَ بِمَا لَا یَعْنِیْہِ یَفُوْتُہٗ مَا یَعْنِیْہِ" یعنی جو غیر ضروری کاموں میں مشغول ہو جائے اُس سے ضروری کام تک چھوٹ جاتے ہیں۔ (راہِ علم، ص92)

﴿71﴾ پاگل شخص

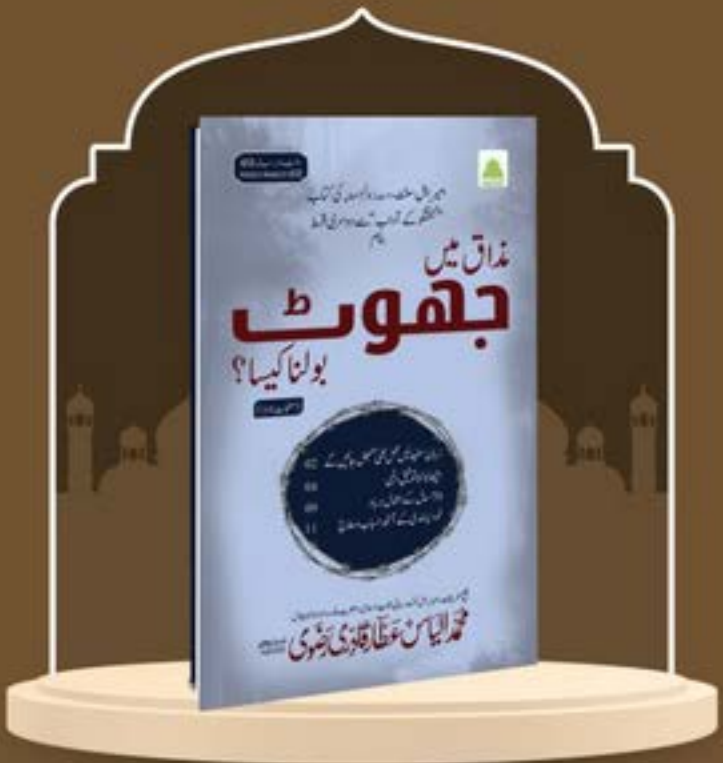
جب تم کسی شخص کو بہت زیادہ بولتے دیکھو تو پھر اس کے پاگل ہونے کا بھی یقین کر لو۔ (راہِ علم، ص92)

﴿72﴾ لمبی عمر پانے کا نسخہ

بِلاضرورت ہرے بھرے درختوں کو کاٹنے سے بچنا، وُضو کو سنّت و آداب کا خیال رکھتے ہوئے کرنا، نماز کو خشوع و خضوع سے پڑھنا، ایک ہی اِحرام سے حج و عمرہ ادا کرنا (یعنی حجِ قران کرنا) اپنی صحّت کا خیال رکھنا۔ یہ تمام باتیں عمر میں زیادتی کا سبب بنتی ہیں۔ (راہِ علم، ص95)

www.dawateislami.net

اگلے ہفتے کا رسالہ



978-969-579-714-3
01010154

فیضان مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net